حضرت عیسیٰ ؑ کا نزول

اور

حضرت امام مہدی ؑ کا ظہور

از

مولانا نعمت علی سدھو
سلطان الافاضل (ایم اے)

ادارہ حیدریہ
پوسٹ بکس 22864 الیگزنڈریا 22304 ورجینیا (واشنگٹن)

حضرت عیسیٰ ؑ کا نزول

اور

حضرت امام مہدی ؑ کا ظہور

از

مولانا نعمت علی سدھو
سلطان الافاضل (ایم اے)

ادارۂ حیدریہ
پوسٹ بکس: 22864، الیگزنڈریا 22304، ورجینیا (واشنگٹن)

نام کتاب : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور
حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور

مؤلف : نعمت علی سدھو موسس
محمدیہ سنٹر ورجینیا و چیئرمین ادارۂ حیدریہ ورجینیا
(امریکہ) و سابق صدر وفاق علماء شیعہ پاکستان
فیصل آباد ڈویژن و امام الجمعہ ورجینیا

طبع : باراول جولائی ۲۰۰۰ء

تعداد : ایک ہزار

ھدیہ :

ناشر : ادارۂ حیدریہ

فون:703-626-5665
فیکس:703-567-8533
پوسٹ بکس:22864 الیگزنڈریا 22304
ورجینیا (امریکہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و آله الطیبن الطاهرین المعصومین ولعنة الله علی اعدائهم اجمعین الی یوم الدین اما بعد۔

اخبار اردو ٹائمز (امریکہ) مارچ ۱۹۹۹ء کے ایڈیشن میں جناب ڈاکٹر شبیر احمد صاحب فلوریڈا کی کتاب "میں کرسچن کیوں نہیں" قسط وار شائع ہوئی جس میں موصوف ایک کرسچن کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں قرآن نہیں کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر سے زندہ اٹھا لئے گئے ۳/۵۵ میں عیسیٰ کی وفات ان کی منکرین کے طعنوں سے پاک کرنے کا درجہ بلند کرنے کا ذکر ہے ۴/۱۵۷ میں عیسیٰ کے صلیب سے بچائے جانے کا بیان ہے اور ۱۹/۳۳ میں بالاخر ان کی طبعی وفات کا .... قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور آنے والے کی نشاندہی نہیں فرمائی نہ مزید کسی کے آنے کی ضرورت ہے........

حالانکہ اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور حضرت

امام مہدی علیہ السلام کا ظہور قبل از قیامت روز روشن کی طرح واضح ہے جس کو علماء اہلسنت و شیعہ بیان کرتے رہتے ہیں چنانچہ یہاں پر خاکسار مختصر طور پر اس کی وضاحت کرتا ہے تاکہ سادہ لوح عوام حقیقت کو سمجھ سکیں۔

ڈاکٹر صاحب سورہ آل عمران کی آیت ۵۵ کا حوالہ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں قرآن نہیں کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھالئے گئے ہیں ۳/۵۵ میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ان کے منکرین کی طعنوں سے پاک کرنے کا درجہ بلند کرنے کا ذکر ہے حالانکہ اس آیت مبارکہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی بجائے حیات ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے اذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک ورافعک الی و مطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمہ۔ (وہ وقت یاد کرو) جبکہ اللہ نے کہا اے عیسیٰ میں تمہیں (پورا پورا) لے لوں گا اور اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ اور کافروں (کے میل جول کی گندگی) سے تجھے پاک کرنے والا ہوں جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے ان کو قیامت تک کافروں پر فوقیت دینے والا ہوں (۳/۵۵) از روئے لغت عرب کسی لفظ کے حقیقی معنی معلوم کرنے کے لئے

ضروری ہے کہ اس لفظ کے مادہ اوز ثلاثی مجرد کو دیکھا جائے۔ چنانچہ اس اصول کے مطابق یہاں متوفیک کو ہم دیکھتے ہیں پس لغت میں واضح ہے کہ توفی بروزن ترقی کا مادہ وفا ہے اور وفا غدر کی ضد ہے۔ غدر کے معنی بدعہدی خلاف وعدہ حق اخوت کو ادا نہ کرنا۔ وفا کے معنی حق اخوت کو پورا کرنا عہد و وعدہ کو وفا کرنا ہیں اسی سے لفظ وفات ہے جس کے معنی اجل کا پورا ہونا تو اس طرح توفی کے معنی پورا پورا لے لینا قبضہ کر لینا احاطہ کرنا اسی سے عرب کا محاورہ ہے "توفیت مالی قبضتہ" یعنی میں نے اپنے مال پر پورا پورا قبضہ کر لیا۔ اور یہی توفی کے حقیقی معنی ہیں۔

دیکھیں ارشاد باری تعالیٰ ہے یوم تاتی کل نفس تجدل عن نفسھا و توفی کل نفس ما عملت وھم لا یظلمون۔ اور ہر شخص نے جو کچھ کیا ہو گا (اس کا اجر) اسے پورا پورا دیا جائے گا۔ اور ان پر (کسی رنگ میں بھی) ظلم نہ کیا جائے گا۔ (النحل ۱۶ آیت ۱۱۱) ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون۔ پھر ہر ایک شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہو گا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (البقرہ ۲ ایت ۲۸۱ ال عمران ۳ ایت ۱۶۱) "یوفون بالنذر" وہ نظر کو پورا (ادا) کرتے ہیں۔ (الدھر ۷۶ آیت ۷) وابرھیم

الذی وفی اور ابراہیم کے (بھی) جس نے (حق اطاعت) پورا پورا ادا کیا۔ (النجم ۵۳ آیت ۳۷) الله يتوفى الانفس حين موتها۔ اللہ تعالیٰ نفسوں کو ان کی موت کے وقت پورا پورا لے لیتا ہے (الزمر ۳۹ آیت ۴۲) اس آیت مبارکہ سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ توفی اور موت ایک نہیں بلکہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ وهو الذی يتوفكم باليل و يعلم ماجرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى۔ اور وہی (اللہ) ہے جو تمہیں رات کو سلا دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو وہ اسے بھی جانتا ہے پھر وہ تمہیں اسی میں اٹھا دیتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری کر دی جائے۔ (الانعام ۶ آیت ۶۰) یہاں توفی نیند اور سلانے کے معنی میں ہے الغرض توفی کا مادہ وفا ہے جس کے معنی موت نہیں ہیں اگر اس کے معنی موت ہوتے تو ۳/۵۳ ۳۷ کے معانی اس طرح بنتے کہ وہ ابراہیم جس نے اپنے حق اطاعت کو مار ڈالا یا دوسری آیت ۷/۶/۷ کے یہ معانی ہونگے کہ وہ اپنی نذر کو مار ڈالتے ہیں۔ مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے فامسكوهن فى البيوت حتى يتوفهن الموت او يجعل الله لهن سبيلا۔ تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو تاکہ ان کو موت پورا پورا لے لے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی راہ بنا دے (النساء ۴ آیت ۱۵) اس آیت مبارکہ میں

بھی توفی اور موت دو الگ الگ چیزیں ہیں (فھوالمطلوب) اور اس آیت مبارکہ ۳/۵۵ میں لفظ عیسیٰ سے مراد صرف روح عیسیٰ یا صرف جسم عیسیٰ نہیں بلکہ روح اور جسم دونوں مراد ہیں اور ہر چار ضمائر خطاب میں مخاطب وہی عیسیٰؑ (روح و جسم) ہیں اور اس میں چاروں واقعات (۱توفی ۲رفع ۳تطہیر ۴غلبہ تابعین) قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بطور تسلی کے یہودیوں کے مکر کے خلاف چار وعدے فرمائے ہیں۔ جن کا ایفاء و پورا ہونا جلد از جلد اللہ تعالیٰ کی جانب سے ضروری ہے یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی اور وعدہ فرمایا کہ میں تجھے پورا پورا لے لوں گا اور اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ اب اگر ڈاکٹر شبیر احمد صاحب کی نرالی منطق دیکھی جائے اور اس کے مطابق توفی کا معنی موت تسلیم کیا جائے تو یہ تسلی نہیں بنتی کیونکہ یہودی مارنا چاہتے تھے اور دوسری طرف بھی تسلی کی بجائے محافظ اللہ تعالیٰ کہے کہ میں بھی تجھے مارنے والا ہوں۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تسلی و اطمینان کا کونسا موقعہ ہے پس تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس جگہ توفی کا معنی موت نہیں بلکہ پورا پورا لینا ہے (فھو المطلوب) اور اس آیت مبارکہ میں ان چاروں وعدوں کے

ایفاء اور پورا ہونے کا اعلان لفظ ماضی کے ساتھ من جانب باری تعالیٰ ہونا ضروری ہے دیکھیں۔

وعدہ اول:۔ "اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے ان کو قیامت تک کافروں پر فوقیت دینے والا ہوں" کا ایفاء فایدنا الذین ءامنوا علی عدوھم فاصبحوا ظھرین۔ ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لائے تھے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور انجام کار وہ ان پر غالب ہوئے" الصف ۶۱ آیت ۱۴) سے پورا ہوا ہے اس میں فایدنا لفظ ماضی اور مقولہ باری تعالیٰ ہے۔

وعدہ دوم:۔ "اور کافروں سے تجھے پاک کرنے والا ہوں" کا ایفاء "واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم بالبینت...الخ"" اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم (کو ایذاء دینے) سے باز رکھا۔" (المائدہ ۵ آیت ۱۱۰) سے پورا ہوا اس میں بھی کففت فعل ماضی ہے اور مقولہ باری تعالیٰ ہے جس سے روز نصف النہار کی طرح واضح ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے ہاتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نہیں پہنچے اور یہی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا جو پورا ہوا۔

وعدہ سوم:۔ "اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔" کا ایفاء "بل رفعه الله الیه" "بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے (عیسیٰ کو) اپنی طرف اٹھالیا" (النساء ۴ آیت ۱۵۸) سے ظاہر ہوا اور پورا ہو گیا کیونکہ رفع فعل ماضی ہے اور مقولہ باری تعالیٰ کا ہے۔

وعدہ چہارم:۔ انی متوفیک میں اگر یہاں معنی پورا پورا کی بجائے موت لیا جائے جیسا کہ ڈاکٹر شبیر احمد صاحب لیتے ہیں تو اس کا ایفاء لفظ ماضی سے جو من جانب باری تعالیٰ ہو دکھائیں یا کسی امام یا صحابی یا کسی مجدد نے اس آیت کے یہ معنی قدمات عیسیٰ کیے ہوں بایں طور کہ مقولہ باری تعالیٰ کا ہو (فتدبر)

ڈاکٹر شبیر احمد صاحب رقمطراز ہیں ۴/۱۵۷ میں عیسیٰ کے صلیب سے بچائے جانے کا بیان ہے۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے و قولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لھم وان الذین اختلفوا فیه لفی شک منه ما لھم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه یقینا۔ بل رفعه الله الیه وکان الله عزیزا حکیما۔ اور نہ انہوں (یہودیوں) نے اسے (عیسیٰ کو) قتل کیا اور نہ ہی اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے (ایک اور شخص کی) وہی شکل (شبیہ) بنا دی گی اور بے شک وہ لوگ جنہوں نے عیسیٰ

کے بارے میں اختلاف کیا وہ البتہ اس کی طرف سے شک میں ہیں انہیں اس (واقعہ) کا علم ہی نہیں سوائے گمان کی پیروی کے اور یقیناً انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔ (النساء ۴ آیت ۱۵۷،۱۵۸) ان آیات مبارکہ میں ہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اور جسم کے مجموعہ کا نام ہے۔ یعنی جب تسلیم کرلیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا گیا اور نہ ہی صلیب دی گئی تو پھر اسی (روح اور جسم سمیت) عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔ اب نرالی منطق کے مطابق وماقتلوہ اوروماصلبوہ میں "ہ" سے مراد (بدن و روح سمیت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں مگر "رفعہ اللہ" میں "ہ" کی ضمیر صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کی طرف لوٹائیں اور کہیں کہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو آسمان کی طرف اٹھالیا حالانکہ ہر باشعور شخص باآسانی سمجھتا ہے کہ اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہو رہا ہے نہ کہ صرف روح عیسیٰ علیہ السلام کا (فتدبر)

اب قارئین کرام باآسانی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اگر اس جگہ قرآن پاک میں عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام سے مراد صرف روح عیسیٰ

علیہ السلام ہے تو پھر روح کو اٹھایا اور اگر مراد روح اور جسم ہے (جیسا کہ ہمارا عقیدہ ہے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اور جسم سمیت اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا ہے۔ یاد رہے کہ جب رفع یرفع رفعاً فھو رافع میں سے کوئی بولا جائے جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور مفعول "جو ہر ہو" اور صلہ الی مذکور ہو اور مجرور اس کا ضمیر ہو اسم ظاہر نہ ہو اور وہ ضمیر فاعل کی طرف لوٹتی ہو وہاں سوائے آسمان پر اٹھانے کے دوسرے معنی ہوتے ہی نہیں (فتدبر) اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شب کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا تھا اس شب کے متعلق آپ نے اپنے اصحاب سے اپنے پاس آنے کا وعدہ لیا تھا۔ چنانچہ وہ شام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جمع ہو گئے ان سب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مکان میں پہنچایا اور خود کو ایک چشمہ میں سے جو اس مکان کے کونے میں تھا سر سے چھاڑتے ہوئے نکلے اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی پہنچی ہے کہ ابھی تھوڑی دیر میں مجھے اٹھانے والا ہے اور یہود کے شر سے مجھے بچانے والا ہے تم میں سے کون شخص اس کو گوارا کرے گا کہ وہ میرا ہم صورت بنادیا جائے پھر

وہ قتل کر دیا جائے۔ صلیب پر کھینچا جائے مگر آخرت میں میرے ساتھ درجہ میں ہو۔ ان میں سے ایک نوجوان نے عرض کی کہ یا روح اللہ میں ہوں فرمایا اچھا تو ہی وہ ہوگا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ صبح ہونے سے پہلے بارہ مرتبہ کفر کرے گا۔ ایک شخص نے ان میں سے کہا کہ یا نبی اللہ وہ میں ہوں؟ فرمایا اگر تو اپنے نفس میں یہ بات محسوس کرتا ہے تو وہ تو ہی ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میرے بعد تین فرقے ہو جاؤ گے دو تو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھیں گے اور جہنم میں جائینگے اور ایک فرقہ شمعون کی پیروی کرے گا۔ وہ سچا ہوگا اور جنت میں جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی گوشے کے راستے سے آسمان پر اٹھالیا اور اصحاب دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ یہودی شب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تلاش میں آئے پہلے تو ان یہودیوں نے اس شخص کو پکڑا جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایک شخص صبح ہونے سے پہلے پہلے بارہ مرتبہ کفر کرے گا۔ چنانچہ اس نے صبح ہونے سے پہلے پہلے بارہ مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔۔ پھر اس نوجوان کو پکڑا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم صورت ہو گیا تھا وہ

قتل بھی کیا گیا اور سولی بھی دیا گیا۔ (تفسیر الدار المنثور جلد ۲ ص ۲۳۸ از امام حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ ، تفسیر القرطبی جلد ۴ ص ۱۰۰ سطر ۱۸ تا ۲۱، ص ۱۰۱ سطر ۱ تا ۴، از امام ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی متوفی ۶۷۱ھ طبع جدید بیروت، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۶، ۵۷۷، طبع مصر، و تفسیر معالم التنزیل جلد ۲ ص ۲۳۸ تفسیر نمونہ اردو جلد ۴ ص ۱۶۰ طبع لاہور، تفسیر الصافی ص ۹۱ طبع ایران، حاشیہ قرآن شریف ص ۸۹ طبع دہلی از مولانا مقبول احمد و حیات القلوب جلد ۱ ص ۴۳۹، ۴۴۰ طبع جدید ایران از ملا باقر مجلسی۔ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح انتخاب احادیث از محدث سید محمد انور شاہ کشمیری ص ۱۰۴، ۱۰۵ تالیف مفتی محمد شفیع مترجم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی طبع کراچی)۔

ڈاکٹر شبیر احمد صاحب رقم طراز ہیں۔ ۱۹/۳۳ میں بالاخر ان کی طبعی وفات کا...... حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے والسلم علی یوم الدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا۔ اور مجھ (عیسیٰ) پر (اللہ کا) سلام ہے اس دن جبکہ میں پیدا ہوا اس دن جبکہ میں مروں گا اور اس دن جب کہ میں زندہ ہو کر اٹھایا جاؤں گا۔ (مریم ۱۹ آیت ۳۳) اس آیت مبارکہ میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام طبعی

وفات پاچکے ہیں اور اب ان کا آسمان سے نزول نہیں ہو گا (فتدبر) بلکہ اس کے برعکس جس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے وہ آیت مبارکہ اس طرح ہے وان من اهل الکتب الا لیومنن به قبل موته و یوم الققیمه یکون علیهم شهیدا۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا مگر یہ اس (عیسیٰ) کی موت سے پہلے اس (عیسیٰ) پر ضرور ایمان لائے گا اور وہ (عیسیٰ) قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا۔ (النساء ۴ آیت ۱۵۹) جس کا فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی یوں کرتے ہیں۔ و نباشد ہیچ کس از اہل کتاب الا البتہ ایمان آورد بعیسیٰؑ پیش از مردن عیسیٰؑ و روز قیامت باشد عیسیٰ گواہ برایشان۔ اور اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں۔ یعنی یہودی کہ حاضر شوند نزول عیسیٰؑ را البتہ ایمان آرند۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا مگر یہ کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے اور جب آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے تو اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے گا۔ حتیٰ کہ ایک ملت ہو جائے گی اور وہ ملت اسلام ہو گی۔ (تفسیر الخازن ج ۱ ص ۴۱۴،

تفسیر الدر المنثور و ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۵ صفحہ ۵۱۹ طبع قدیم صفحہ ۳۷۷ طبع جدید، فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۱ طبع دہلی)

اس کی تائید اس حدیث شریف سے ہوتی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے۔ منصف حاکم ہوں گے صلیب توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے (کیونکہ اس وقت سب مسلمان ہوں گے) اور دولت کی ریل پیل ہو گی حتی کہ کوئی اس کا لینے والا نہ ملے گا اس وقت ایک سجدہ دنیا و ما فیها سے بہتر سمجھا جائے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں (اگر اس کی تائید میں) تم چاہو تو یہ آیت پڑھو کہ اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو وفات عیسیٰ سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہ ہوں گے (صحیح بخاری شریف کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم علیهما السلام جلد ۱ صفحہ ۴۹۰، مترجم جلد ۲ صفحہ ۳۱۱ باب ۳۴۹ حدیث ۶۶۸ طبع لاہور، صحیح مسلم شریف کتاب الایمان باب نزول عیسیٰؑ بن مریمؑ مع شرح نووی جلد ۱ صفحہ ۸۷، مترجم جلد ۱، صفحہ ۲۵۶، ۲۵۹ طبع لاہور)

اس حدیث کی شرح میں اہل حدیث عالم علامہ وحید الزمان رقمطراز ہیں نوووی نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام توڑ ڈالیں گے سولی کو.......... یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ موقوف کردیں گے جزیہ کو یہی صحیح معنی ہے حدیث کا یعنی اس زمانہ میں کافروں کو حکم ہوگا یا مسلمان ہوں یا قتل کیے جائیں جزیہ لینا موقوف کیا جائے گا...... مگر اس صورت میں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ حکم تو خلاف شریعت محمدی اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موافق شریعت محمدی کے حکم کریں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم شریعت محمد کے خلاف نہیں ہے اس لئے جزیہ لینے کا حکم اسی وقت تک ہے جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں اور جب یہ امر حدیث میں مصرح تو یہ حکم ہماری شریعت محمد کا ہوا نہ عیسیٰ علیہ السلام کا........... اللہ جل جلالہ سے امید ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں قرآن و حدیث کے پیرو اور تابع ہوں گے اور اہل حدیث کے مد اور معاون ہوں گے...... (مشکوۃ شریف کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام صفحہ ۴۷۹، مترجم جلد ۳ حدیث ۵۲۶۹، ۵۲۷۰ ص ۴۳، ۴۴، ۴۲ طبع لاہور مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۱۱ والتصریح بماتواتر فی نزول المسیح

صفحہ ۴۶، ۴۵ طبع کراچی)

شہر بن حوشب سے منقول ہے ایک دن حجاج بن یوسف نے کہا قرآن میں ایک آیت ہے جس نے مجھے تھکا دیا ہے اور میں اس کے معنی میں ڈوبا رہتا ہوں شہر نے کہا کون سی آیت ہے اے امیر؟ حجاج نے کہا وان من اهل......... کیونکہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کو قتل کرتا ہوں لیکن ایسے ایمان کی نشانی ان میں نہیں دیکھتا شہر نے کہا تم آیت کی تفسیر صحیح نہیں کرتے ہو۔ حجاج بولا کیسے؟ آیت کی صحیح تفسیر کیا ہے؟ شہر نے جواب دیا مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا کے ختم ہونے سے پہلے اتریں گے اور کوئی یہودی یا غیر یہودی ایسا باقی نہیں رہے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج نے یہ بات سن کر کہا وائے ہو تو پر یہ تفسیر کہاں سے لائے ہو؟ شہر نے کہا محمد بن علی (امام باقر) بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے میں نے یہ تفسیر سنی ہے۔ (التصریح بماتواتر فی نزول المسیح صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ طبع کراچی تفسیر الدر المنثور، تفسیر الصافی صفحہ ۱۳۸، تفسیر نمونہ اردو جلد ۴ صفحہ ۱۶۵، ۱۶۴ ملحقات احقاق الحق جلد ۱۳ صفحہ

۳۳۴، وینابیع المودۃ صفحہ ۴۲۲ طبع اسلامبول، مترجم صفحہ ۶۶۶ سطر ۱۲ تا ۵ ملتان از سلیمان قندوزی مفتی اعظم قسطنطنیہ و حیات القلوب جلد ۱ صفحہ ۴۴۲ طبع جدید)

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے "ویکلم الناس فی المهد وکھلا و من الصلحین۔" اور وہ (عیسیٰ) لوگوں سے پنگھوڑے میں اور بڑھاپے میں (یکساں) باتیں کرے گا اور وہ صالحین میں سے ہوگا۔ (آل عمران ۳ آیت ۴۶) اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد میں باتین کرنے کا ذکر ہے جو یقیناً معجزہ ہے اور بڑھاپے میں باتیں کرنا بظاہر یہ کوئی خارق عادت بات نہیں کیونکہ اس عمر میں تو ہر زندہ انسان کلام کرتا ہے۔ مگر جب قرآن پاک کی دیگر آیات اور احادیث مبارکہ پر نظر ڈالی جائے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدن سمیت آسمان پر جانا اور اتنا عرصہ وہاں رہ کر پھر آسمان سے نزول فرما کر عالم گیر غلبہ حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے یقیناً یہ بھی ایک معجزہ ہے جیسا کہ عالم اسلام کے جید علماء نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ وکھلا بعد نزولہ یعنی آسمان سے نزول کے بعد ادھیڑ عمر میں لوگوں سے کلام کریں گے۔ (تفسیر بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۱۹ طبع مصر و ابو السعود پر حاشیہ۔ تفسیر کبیر جلد ۲

صفحہ ۲۶۸ طبع مصر، تفسیر الخازن جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ طبع مصر، تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۴ و تفسیر نمونہ اردو ج ۲ ص ۳۲۸ طبع اول و تفسیر کبیر ج ۲ ص ۴۵۰، ۴۴۹ از امام رازی طبع مصر، تفسیر روح الجنان جلد ۱ صفحہ ۵۷۳ طبع ایران و تفسیر الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۲۵، تفسیر روح المعانی آلوسی جلد ۳ صفحہ ۱۶۴ و تفسیر ابن جریر طبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ طبق قدیم و صفحہ ۲۷۳ طبع مصر)

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے "وان لعلم للساعه فلا تمترن بہا" اور یقیناً وہ (عیسیٰ) ایک قیامت کی نشانی ہے پس تم (لوگ) اس میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میری تابعداری کرتے رہو۔ یہی سیدھا راستہ ہے (الزخرف ۴۳ آیت ۶۱) سیاق و سباق دیکھنے سے یہاں واضح ہو رہا ہے کہ آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خصوصی طور پر قیامت کی نشانی (آگاہی) بتایا ہے جس کے مطابق ان کا قیامت سے پہلے آنا ضروری ہے تاکہ اس آیت کے مصداق قرار پائیں جس سے حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہوئی ہے (فھو المطلوب) اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں اکثر مفسرین اور حضرت ابن عباسؓ سے ثابت ہے کہ انہ کی ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ دیکھیں۔ (تفسیر بیضاوی ج ۴ ص ۱۳۲ طبع مصر و تفسیر المتقین ص ۶۴۰ و

تفسیر ابن جریر طبری جلد ۲۵ صفحہ ۴۸، تفسیر الدر المنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰
تفسیر فتح البیان جلد ۸ صفحہ ۳۱۱ طبع قدیم و الجواب الصحیح جلد ۲ صفحہ
۲۸۳ تا ۲۸۱، جلد ۱ صفحہ ۳۴۱، جلد ۳ صفحہ ۳۰۶، از امام ابن تیمیہ و مسند
امام احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۳۱۸، ۳۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول ﷺ نے فرمایا انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں
ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے اور میں عیسیٰ
ابن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں کیونکہ اس کے
اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ نازل ہونے والا ہے پاس
جب اسے دیکھو اسے پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت سرخی سفید ملا ہوا
رنگ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اور اس کے سر سے پانی ٹپک
رہا ہوگا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو۔ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو
قتل کرے گا اور جزیہ ترک کرے گا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت
دے گا پس وہ اسلام کی حمایت میں لوگوں سے قتال کرے گا۔ اس کے
زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے اور صرف اسلام باقی رہ
جائے گا اور شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے، بیلوں کے ساتھ اور
بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے

کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ عیسیٰ بن مریم چالیس
سال زمین پر رہیں گے اور پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کے
جنازہ کی نماز پڑھیں گے (ابوداؤد شریف جلد ۲ صفہ ۵۹۲ فتح الباری
جلد ۶ صفحہ ۳۵۶ حقیقتہ النبوت صفحہ ۱۹۲ از مرزا بشیر الدین محمود احمد،
تفسیر ابن جریر طبری جلد ۶ صفحہ ۱۶ تفسیر الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ از
امام جلال الدین سیوطی و مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۳۷ طبع
مصر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت
ﷺ نے ارشاد فرمایا البتہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہونگے
منصف اور امام عادل ہو کر اور البتہ وہ ضرور فج (جگہ کا نام ہے) کے
راستے پر حج یا عمرہ کے لئے جائیں گے اور بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں
گے حتی کہ وہ مجھے سلام کہیں گے اور بلا شک میں ان کے سلام کا
جواب دوں گا۔ (الجامع الصغیر جلد ۲ صفہ ۱۴۰ و مستدرک الحاکم جلد ۲
صفحہ ۵۹۵ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح صفحہ ۹۴، ۹۳ تسکین الصدور
صفحہ ۳۴۰، از شیخ الحدیث محمد سرفراز گکھڑوی طبع گوجرانوالہ، تفسیر
الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ

نے فرمایا آئندہ زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ زمین پر اتریں گے اور نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی پینتالیس (۴۵) سال دنیا میں رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے پس میرے پاس میرے مقبرہ (روضہ) میں دفن ہونگے۔(مشکوۃ شریف کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام فصل ثالث حدیث ۵۲۷۲ صفحہ ۴۸۰ مترجم جلد ۳ صفحہ ۴۳ طبع لاہور والتصریح بماتواتر فی نزول المسیح صفحہ ۹۲ طبع کراچی)

دوسری جگہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تورات میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی صفت میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ دفن ہونگے راوی حدیث ابو مودود فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے گھر (حجرہ) میں ابھی تک ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔(مشکوۃ شریف باب فضائل سید المرسلین فصل ثانی صفحہ ۵۱۵ طبع دہلی و مترجم جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ حدیث ۵۵۲۳ طبع لاہور جس کی شرح میں ملا علی قاری رقم طراز ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں اپنی عمر کا زمانہ گزار کر حج کرنے جائیں گے۔ اور پھر واپس آئیں گے اور مکہ اور مدینہ کے درمیان فوت ہوں گے اور پھر وہاں مدینہ کی طرف ان کو اٹھا کر لے جایا جائے گا۔

اور پھر آنحضرت ﷺ کے حجرہ میں دن کیا جائے گا۔ (مرقاۃ برحاشیہ مشکوۃ مجتبائی دہلی صفحہ ۵۱۵' ترمذی' شریف' مناقب رسول اللہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ طبع دیوبند و مترجم جلد ۲ صفحہ ۶۷۵ طبع کراچی والاشاعۃ لا شرائط الساعۃ صفحہ ۱۴۶ از علامہ برزنجی طبع بیروت و پشاور و اشعہ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۷۹ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی طبع سکھر)

حضرت حسن بصری نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہود کو مخاطب کر کے فرمایا تحقیق عیسیٰ فوت نہیں ہوئے بے شک وہ تمہاری طرف لوٹیں (اتریں) گے قیامت سے پہلے (تفسیر الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۳۶ طبع مصر ایران)

جب نجران کے عیسائی' حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے اور ان سے تثلیث کے مسئلہ پر گفتگو کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یعنی کیا تم جانتے نہیں کہ ہمارا رب (اللہ تعالیٰ) حی (زندہ ہے) اور وہ فوت نہیں ہوگا "وان عیسی یاتی علیہ الفنا" اور بے شک عیسیٰؑ پر تو موت آئے گی' (تفسیر ابن جریر طبری جلد ۳ صفحہ ۱۶ تفسیر الدر المنثور ج ۲ صفحہ ۳)

حضرت ابن عباسؓ سے طویل روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت یہ یہ باتیں ظاہر ہوں گی تو اس وقت

ینزل اخی عیسی ابن مریم من السما علی جبل افیق اماما هاد یا وحکما عادلا" میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) آسمان سے جبل افیق پر نازل ہونگے۔(کنز العمال جلد ۷ ص ۲٦۸، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد بن حنبل ج٦ صفحہ ۵٦ و تسکین الصدور ص ۳۴۱ و کتاب الاسماء والصفات بیہقی صفحہ ۳۰۱ طبع الہ آباد التصریح بما تواتر فی نزول المسیح صفحہ ۸۹ مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۳۴۹، تفسیر القرطبی جلد ۱٦ صفحہ ۱۰٦ طبع جدید بیروت)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب (عیسیٰ) ابن مریم تم میں نازل ہوں گے واما مکم منکم اور تمہارا امام (مہدی) تم (امت محمدیہ) ہی میں سے ہو گا۔(صحیح بخاری شریف کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ طبع مصر و مترجم جلد ۲ باب ۳۴۹ حدیث ٦٦۹ صفحہ ۳۱۱ طبع لاہور مترجم مولانا حافظ محمد عادل خان نقشبندی، مولانا محمد محمد فاضل قریشی مجددی، صحیح مسلم شریف کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جلد ۱ صفحہ ۲۵۸ مترجم علامہ وحید الزمان طبع اول مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۳٦ و تفسیر نمونہ اردو ج ۴ ص ۱٦۴ طبع اول و احسن المقال جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ طبع

لاہور، فلک، النجاۃ جلد ۱ صفحہ ۹۱۵، ۹۱۴ طبع احمد پور سیال، حق الیقین صفحہ ۳۰۵ جدید ایران تفسیر عمدۃ البیان جلد ۳ صفحہ ۲۲۵ طبع ملتان، تفسیر نور الثقلین جلد ۴ صفحہ ٦۱۱ از محدث عبد علی متوفی ۱۱۱۲ھ طبع ایران)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی دوران حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور نماز برپا ہو گی آپ سے کہا جائے گا اے روح اللہ آگے آیئے تو آپؑ فرمائیں گے کہ تمہارے امام (مہدی) نے ہی آگے آنا ہو گا تا کہ وہ تمہیں نماز پڑھائیں۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳٦۷ تفہم القرآن جلد ۴ صفحہ ۱۵۷ از مولانا مودودی، فضائل الخمسہ من صحاح ستہ اردو جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ از آقا نے فیروز آبادی طبع اول لاہور، اعتقادیہ للشیخ صدوق مع احسن الفوائد فی شرح العقائد صفحہ ۵۳۲ طبع سرگودھا و الاشاعۃ لاشراط الساعۃ صفحہ ۱۱۳۵ از علامہ برزنجی طبع بیروت و پشاور)

ابو امامہ باہلی (ایک طویل حدیث میں دجال کا ذکر کرتے ہوئے) روایت کرتے ہیں کہ عین اس وقت جب مسلمانوں کے امام (مہدی) صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکے ہوں گے عیسیٰ

ابن مریم ان پر اتر آئیں گے۔ امام (مہدی) پیچھے پلٹیں گے تا کہ عیسیٰ آگے بڑھیں مگر عیسیٰ علیہ السلام ان کے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ نہیں تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہی نماز پڑھائیں گے۔ سلام پھیرنے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ دروازہ کھولو چنانچہ وہ کھولا جائے گا باہر دجال ۷۰ ہزار مسلح یہودیوں کے ساتھ موجود ہو گا جونہی کہ عیسیٰ علیہ السلام پر اس کی نظر پڑھے گی وہ اس طرح گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور وہ بھاگ نکلے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میرے پاس تیرے لئے ایک ایسی ضرب ہے جس سے تو بچ کر نہ جا سکے گا پھر وہ اسے لد کے مشرقی دروازے پر جالیں گے اور اللہ یہودیوں کو ہرا دے گا........ اور زمین مسلمانوں سے بھر جائے گی۔ جیسے برتن پانی سے بھر جائے سب دنیا کا کلمہ ایک ہو جائے (عالم گیر غلبہ ہو) گا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ شریف کتاب الفتن باب فتنہ الدجال تفہیم القرآن جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ حدیث ۱۵ طبع لاہور فضائل الخمسہ من صحاح ستہ اردو جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ فیض القدیر جلد ۶ صفحہ ۱۷، العرف الوردی فی اخبار المہدی صفحہ ۲۲۴ مع الرسائل العشر از حافظ امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کمال الدین جلد ۱ صفحہ ۳۳۱ حدیث

۱۱۱۶ از محدث شیخ صدوق متوفی ۳۸۱ھ)

حضرت ابو سعید الخدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی امت میں سے ایک شخص ہو گا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اقتداء فرمائیں گے۔ (الرسائل العشر العرف الوردی فی اخبار المہدی صفحہ ۲۲۳ سطر ۳، ۴ الحاوی للفتاوی جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ از امام جلال الدین سیوطی طبع مصر' الامام المہدی باب ترجمان السنتہ حدیث ۱۵۹۴ء از مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی طبع لاہور حق الیقین صفحہ ۳۰۷ از محدث مجلسی طبع جدید ایران کفایتہ الموحدین جلد ۳ صفہ ۲۸۹ از علامہ اسماعیل طبرسی نوری طبع جدید ایران و تفسیر الفرقان جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۱ از دکتر صادقی طبع بیروت و ایران

حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی متوجہ ہوں گے جب عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) اتر چکے ہوں گے ان کو دیکھ کر یوں معلوم ہو گا گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اس وقت (امام) مہدی ان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کریں گے تشریف لائیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے اس نماز کی اقامت تو آپ کے لئے ہو چکی ہے اور نماز تو آپ ہی

پڑھائیں گے چنانچہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) یہ نماز میری اولاد (فاطمہ) میں سے ایک شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔ (الرسائل العشر العرف الوردی فی اخبار المہدی صفحہ ۲۴۶ سطر ۷ تا ۱۰ از امام سیوطی طبع جدید بیروت الحاوی للفتاوی جلد ۲ صفحہ ۸۱ طبع مصر از امام سیوطی ترجمان السنۃ باب الامام المہدی حدیث ۱۵۹۶ صفحہ ۳۳ طبع لاہور، پنجتن پاک کے فضائل اردو ترجمہ فضائل الخمسہ من صحاح ستہ جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ از آیت اللہ العظمیٰ السید مرتضیٰ حسینی فیروز آبادی مترجم شیخ الجامعہ آقائے اختر عباس نجفی طبع لاہور علامات قیامت و نزول مسیح حدیث ۱۰۷ صفحہ ۱۱۳، ۱۱۲ اردو ترجمہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح انتخاب حدیث علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری تالیف مولانا مفتی محمد شفیع ترجمہ و تشریح مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی طبع کراچی الصواعق المحرقہ صفحہ ۹۸، ۱۶۴ طبع ملتان از امام ابن حجر مکی اردو صفحہ ۵۵۴ مترجم علامہ سلیم اختر فتح پوری طبع فیصل آباد تہذیب التہذیب جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ طبع حیدر آباد و تفسیر الکشاف جلد ۴ صفحہ ۲۶۱ از امام زمخشری طبع جدید بیروت و تفسیر القرطبی جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۶ طبع جدید بیروت)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک طائفہ (گروہ) حق کے لئے ہمیشہ مقابلہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم امام مہدی کی موجودگی میں بیت المقدس میں طلوع فجر کے وقت اتریں گے ان سے عرض کیا جائے گا یا نبی اللہ آگے تشریف لائیے اور ہم کو نماز پڑھا دیجئے وہ فرمائیں گے یہ امت خود ایک دوسرے کے لئے امیر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو محترم گرامی قدر قرار دیا ہے یہ روایت صحیح مسلم شریف میں بھی ہے مگر اس میں "مہدی" کی بجائے امیر ھم کا لفظ یعنی مسلمانوں کا امیر عرض کرے گا کہ آپ نماز پڑھا دیجئے اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہی جواب ہو گا جو اوپر نقل کر دیا گیا ہے۔ (ترجمان السنۃ جلد ۳ صفحہ ۵۸۸ باب الامام المہدی صفحہ ۳۳ حدیث ۱۵۹۵ طبع لاہور از زبدۃ المحدثین حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی فاضل دیوبند العرف الوردی فی اخبار المہدی الرسائل العشر صفحہ ۲۲۳ طبع جدید بیروت والحاوی للفتاوی جلد ۲ صفحہ ۸۳ طبع مصر، احسن المقال ترجمہ اردو منتہی الامال از محدث عباس جلد ۲ صفحہ ۳۴۲ مترجم علامہ سید صفدر حسین نجفی طبع لاہور، فضائل الخمسہ من صحاح ستہ جلد ۲ صفحہ ۴۵۹ حدیث ۳ مترجم آیت اللہ العظمیٰ آقائے شیخ الجامعہ اختر عباس نجفی طبع لاہور، علامات قیامت اور نزول مسیح

حدیث مرفوع نمبر۳، ۱۰۶ صفحہ ۱۱۲، ۴۶ تالیف مفتی محمد رفیع عثمانی طبع کراچی، اقامتہ البرہان للشیخ الغماری صفحہ ۴۰، المنار المنیف صفحہ ۱۴۸ از امام ابن قیم طبع بیروت و پشاور و حیات القلوب جلد ۱ صفحہ ۲۴۴ از محدث مجلسی طبع جدید ایران و کفایتہ الموحدین جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ از آقائے طبرسی نوری طبع جدید ایران، شرح المقاصد جلد ۲ صفحہ ۳۰۸ از امام سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ طبع السلامبول لاہور، مرام الکلام فی عقائد الاسلام صفحہ ۶۷ از علامہ عبدالعزیز الفرہاروی طبع ملتان و المحلی جلد ۱ صفحہ ۱۹ از امام ابن حزم اندلسی۔)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں آخر میں حضرت عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہوں گے۔ (مناقب ابن مغازلی صفحہ ۳۹۶ طبع جدید بیروت، ابو نعیم اصفہانی فی اخبار المہدی، الحافظ الکنجی فی کتاب البیان الباب ۱۲، فرائد السمطین ج ۲ ص ۳۳۹ طبع جدید بیروت، کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ و جلد ۸ صفحہ ۲۱۸، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۳۰ الحاوی للفتاوی جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ از امام سیوطی، علامات قیامت اور نزول مسیح صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲ از مفتی محمد رفیع عثمانی طبع کراچی، المنار

المنیف صفحہ ۱۵۲ از امام ابن قیم طبع بیروت و پشاور، الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۶۶ سطر ۱۵، ۱۶ طبع ملتان، مترجم صفحہ ۵۵۹ سطر ۴ تا ۶ طبع فیصل آباد از امام احمد بن حجر الھیتمی المکی متوفی ۹۷۴ھ مترجم علامہ سلیم اختر فتح پوری، والاشاعۃ لاشراط الساعۃ صفحہ ۱۱۲ سطر ۶، ۷ از علامہ البرزنجی ثم المدنی طبع بیروت و پشاور کفایتہ الموحدین جلد ۳ ص ۲۸۴ طبع ایران)

اصبغ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس رات ضرب لگی ہے جس رات یوشع ابن نون وصی موسیٰ کا انتقال ہوا اور حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے۔ (مناقب ابن شہر اشوب جلد ۳ صفحہ ۳۱۳ طبع جدید ایران و مترجم جلد ۱ صفحہ ۵۴۳ طبع ملتان از محدث امام حافظ محمد ابن علی شہر آشوب متوفی ۵۸۸ھ و تفسیر روح الجنان جلد ۱ صفحہ ۵۷۲ سطر ۵ تا ۸ طبع ایران از علامہ ابو الفتوح رازی (چھٹی صدی)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اس رات عالم بقا کی طرف اس شخص (علیؑ) نے رحلت کی ہے جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے تھے۔ (احسن المقال

اردو ترجمہ منتھی الامال جلد ا صفحہ ۲۶۹ سطر ۱۱ از محدث عباس قمی مترجم علامہ سید صفدر حسین نجفی، طبع لاہور و تفسیر الفرقان جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ از دکتر صادقی طبع بیروت و ایران، تفسیر الدر المنثور جلد ۲ صفحہ ۳۶ مستدرک الحاکم جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ بحار الانوار جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۵ از محدث مجلسی، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۴۶ پنجتن پاک کے فضائل جلد ا صفحہ ۳۰۳ طبع اول لاہور، جلاء العیون صفحہ ۲۹۳ سطر ۳ طبع ایران و مترجم جلد ا صفحہ ۳۶۶ طبع لاہور از محدث مجلسی، حیات القلوب جلد ا صفحہ ۴۴۰ سطر ۳۲، ۳۱ از محدث مجلسی طبع ایران، تاریخ الکامل اردو جلد ۳ حصہ دوم صفحہ ۴۹۲، طبع کراچی، تاریخ طبری ارو جلد ۳ حصہ ب صفحہ ۵۱۲ طبع کراچی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو میں اپنی تلوار سے اس کو قتل کر دوں گا وانما رفع الی السماء کما رفع عیسی ابن مریم علیہ السلام بلکہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں جیسا کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ اٹھائے گئے۔ (الملل والنحل جلد ثالث طبع قدیم از امام محمد بن عبدالکریم الشہر ستانی المتوفی ۵۴۸ھ و تحفہ غزنویہ صفحہ ۴۸، ۴۹ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۱، ۵۸۰ طبع لندن از مرزا غلام احمد قادیانی) اس عبارت سے

واضح ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل اور ان کو جسم سمیت آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل تھے اور بعد میں وہ حضرت محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قائل ہو گئے تھے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر جسمانی حیات کی قائل رہے اور ان کی انہوں نے کبھی تردید نہیں کی۔ (فھوالمطلوب)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (اور بے شک) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اٹھائے گئے ہیں تو بتیس برس چھ مہینے کے تھے ان کی نبوت ۳۰ مہینے رہی اللہ تعالیٰ نے انہیں مع جسم اٹھا لیا وہ اس وقت زندہ ہیں عنقریب دنیا میں واپس آئیں گے۔ دنیا کے بادشاہ ہو جائیں گے پھر اسی طرح وفات پائیں گے جس طرح سب لوگوں کو وفات ہوا کرتی ہے۔ (طبقات الکبری جلد ا صفحہ ۲۶ طبع لندن و مترجم جلد ا صفحہ ۸۲ طبع کراچی از محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ)

حضرت امام ابو حنیفہؒ رقمطراز ہیں۔ دجال اور یاجوج وماجوج کا نکلنا اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ونزول عیسی علیہ السلام من السماء وسائر علامات یوم القیامہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور باقی تمام قیامت کی علامتیں جو اخبار صحیحہ سے ثابت ہیں (فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری صفحہ ۱۳۴، ۱۳۳ از امام

نعمان بن ثابت طبع کراچی)

امام ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہیں ولااجماع علی انه حی اوتفق اصحاب الاخبار و التفسیر علی انه رفع ببدنه حیا یعنی محدثین اور مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ آسمان پر جسم کے ساتھ اٹھائے گئے ہیں۔ (تلخیص الحبیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

امام ابن عطیہ فرماتے ہیں اجمعت الامته علی ماتضمنه الحدیث المتواترمن ان عیسی فی السماحی وانه ینزل فی اخر الزمان کہ امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے جس کی بنیاد متواتر حدیث پر ہے کہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے۔ (تفسیر بحرالمحیط جلد ۲ صفحہ ۴۷۳ از ابو حیان اندلسی متوفی ۷۴۵ھ صاحب کتاب ھدایت النحو)

امام ابوالحسن الاشعری متوفی ۳۳۰ھ اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں۔ واجمعت الامه علی ان الله عزوجل رفع عیسی الی السماء اور امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے شک اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا ہے۔ (الابانہ عن اصول الدیانہ صفحہ ۴۶ طبع حیدر آباد صفحہ ۴۷ سطر ۲، ۳ طبع جدید

بیروت)

محدث ملا باقر مجلسی رقمطراز ہیں۔ از طریق خاصه و عامه متواتر استکه حضرت عیسیٰ علیه السلام درزمان مهدی آل محمد صلی الله علیه و آله وسلم از اسمان بزیر خواهد آمد و درعقب آن حضرت نماز خواهد کرد و از انصار او خواهد بود، یعنی شیعہ اور اہلسنّت کے نزدیک متواتر طریقہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت آسمان سے نازل ہو کر ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور وہ امام مہدی علیہ السلام کے انصار و مدد گار ہوں گے۔ (حیات القلوب جلد ۱ صفحہ ۴۴۲ سطر ۲ تا ۴ طبع جدید ایران)

اعتراض:۔ وما محمد الارسول قد خلت من قبله الرسل افا ئن مات او قتل۔ الخ (آل عمران ۳ آیت ۱۴۴) اور نہیں ہے محمد ﷺ مگر ایک رسول یقیناً اس سے پہلے بہت رسول گزر چکے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں۔ اس کے لئے عرض کہ یہاں خلت کے معنی موت نہیں ہیں۔ خلت مشتق ہے خلوا سے جس کا معنی ہے تنہا ہونا، گزرنا، جدا ہونا، جگہ خالی کرنا۔ خلوا خلی سے جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور خلا بالشی کے

معنے ہیں کسی چیز کو الگ رکھا اور اس کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملایا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے واذا خلوا الی شیطینھم اور جب خلوت (علیحدگی) میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں۔ (البقرہ ۲ آیت ۱۴) و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ۔ مگر جب جدا ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف ان کے غیظ و غضب کا یہ حال ہوتا ہے کہ اپنی انگلیاں چبانے لگتے ہیں۔ (آل عمران ۳ آیت ۱۱۹) فی الایام الخالیہ گزرے ہوئے دنوں میں (الحاقہ ۶۹ آیت ۲۴) "سنت اللہ التی قد خلت فی عبادہ" یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو یقیناً اس کے بندوں میں گزر چکی ہے۔ (المومن ۴۰ آیت ۴۵) کذالک ارسلنک فی امہ قد خلت من قبلھا۔" اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت میں بھیجا ہے یقیناً اس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں۔ (الرعد ۱۳ آیت ۳۰) کیا اس آیت میں خلت کے معنی یہ ہیں کہ پہلی امتیں سب کی سب صفحہ ہستی (زمین) سے مر (مٹ) چکی تھیں؟ ہرگز نہیں، کیونکہ گزشتہ امتوں میں سے یہود و نصاریٰ وغیرہ موجود تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔ وقالت الیھود والنصری نحن ابنواء اللہ واحباوہ اور یہودیوں اور نصاری نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور دوست ہیں۔ (المائدہ ۵ آیت ۱۸) الغرض خلت یہاں موت کے معنی

کی بجائے گزرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور یہ معنی ہردو پر صادق آتا ہے جو وفات پا چکے ہوں ان پر بھی جیسے حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ علیھم السلام اور جو زندہ ہوں مگر فریضہ رسالت سے فارغ ہوں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ فلاں شہر و ملک میں ایک گورنر یا صدر مملکت ہو گزرا ہے یعنی اگر وفات پا گیا ہو تب بھی اور اگر ملازمت سے علیحدہ ہو کر زندہ موجود ہو تب بھی۔

اعتراض:- وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخلدون اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے ہمیشہ (زندہ) رہنا قرار نہیں دیا۔ پھر اگر تو مرجائے گا تو کیا وہ ہمیشہ (زندہ) رہنے والے ہیں۔ (الانبیاء ۲۱ آیت ۳۴) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کو خلد دوام نہیں بخشا گیا۔

جیسا کہ معترض نے خود اعتراف کرلیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے خلد دوام (ہمیشگی) کسی انسان کیلئے نہیں رکھی۔ اب ظاہر ہے کہ کسی انسان کا ایسا عقیدہ نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ زندہ رہیں گے نہیں ایسا نہیں ہے اور اس آیت مبارکہ میں الخلد ہمیشگی کے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی ہمیشگی تو ہم

نے تم (محمد ﷺ) سے پہلے بھی کسی انسان کیلئے نہیں رکھی ہے اگر تم مرگئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ جیتے رہیں گے؟ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے" کیونکہ ہر ذی روح نے ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے بھی خلد دوام (ہمیشہ کی زندگی) نہیں ہے بلکہ وہ قبل از قیامت آسمان سے نزول فرماکر اور عالم گیر غلبہ حاصل کرکے پھر موت کا ذائقہ چکھیں گے۔

مذکورہ بالا کلام سے روز نصف النہار کی طرح واضح ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ جسم سمیت آسمان پر اٹھالئے گئے تھے۔ اب قیامت سے پہلے ان کا آسمان سے نزول ہوگا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور (فھوالمطلوب)

وما علینا الا البلاغ المبین۔

لاحقر نعمت علی سدھو

۹۹-۶-۴

ورجینیا (امریکہ)